یونانی علوم کا مسلمانوں میں داخلہ

جناب شبیر احمد خاں صاحب غوری ایم، اے ایل ایل بی، بی ٹی، ایچ رجسٹرار امتحانات
عربی وفارسی اترپردیش

(۲)

(۴) ابن الندیم نے الفہرست میں مترجمین کے ذکر کے لئے ایک مستقل فصل لکھی ہے۔ ان میں اکثر لوگ مختلف زبانوں سے واقف تھے اور اس لئے یونانی سے بھی واقف تھے بعض یونانی سے واقف نہیں تھے صرف سریانی یا نہدی یا نبطی ہی سے واقف تھے۔ ایسے مترجمین کی اُس نے تصریح کردی ہے مثلاً سریانی کے مترجمین کے سلسلے میں کہتا ہے:۔

ابن شهدی الکرخی نقل من السریانی	ابن شہدی کرخی سریانی سے عربی میں ترجمہ کیا
الی العربی نقلاً ردیئاً... ایوب بن القاسم	کرتا تھا مگر اس کا ترجمہ اچھا نہیں ہوتا تھا۔۔
الرقی نقل من السریانی الی العربی۔۔	... ایوب بن قاسم رقی سریانی سے عربی میں
مرلاحی فی زماننا جید المعرفۃ بالسریانیۃ	ترجمہ کرتا تھا۔۔۔۔۔ مرلاحی ہمارے زمانہ
عقطی الالفاظ بالعربیۃ	میں سریانی اچھی طرح جانتا ہے مگر عربی خراب
ینقل بین یدی علی بن	ہے علی بن ابراہیم الدہکی کے سامنے سریانی
ابراہیم الدہکی من السریانی	سے عربی میں ترجمہ کیا کرتا ہے اور ابن الدہکی
الی العربی ویصلح نقلہ	اس کے ترجموں کی اصلاح کیا کرتا ہے۔۔
ابن الدہکی داریشوع	۔۔۔۔ داریشوع اسحاق بن سلیمان بن علی
کان ینقل لاسحق بن سلیمان	کے واسطے سریانی کتابوں کی عربی میں ترجمہ

ابن علی الہاشمی من السریانیۃ الی العربیۃ[1] کیا کرتا ہے۔

فارسی سے نیز ہندی و نبطی سے ترجمہ کرنیوالوں کا اس نے اسماء النقلۃ من الفارسی الی العربی[2] اور "نقلۃ الہند والنبط"[3] کے عنوان سے علیحدہ ذکر کیا ہے لہذا "اسماء النقلۃ من اللغات الی اللسان العربی"[4] کے عنوان کے تحت "اصطفن القدیم" سے لیکر "باسیل" تک اور "حنین" سے لیکر "التفلیسی" تک جن مترجمین کے نام ثبت کئے ہیں وہ سریانی وغیرہ کے علاوہ دیا علی الاقل یونانی بھی جانتے تھے ورنہ بیچ میں محض سریانی جاننے والوں کے سریانی جاننے کی تصریح کیا معنی۔

پھر ان مترجمین میں سے بعض کے متعلق تو وہ تصریح بھی کرتا ہے کہ یونانی کے جید عالم تھے۔ مثلاً قسطا ابن لوقا کے بارے میں لکھا ہے

قسطا بن لوقا البعلبکی جید النقل فصیح باللسان الیونانی والسریانی والعربی[5]	قسطا بن لوقا بعلبکی بہت ہی اچھا مترجم ہے۔ یونانی، سریانی اور عربی زبانوں کا فصیح ہے۔

آگے چل کر قسطا ابن لوقا کے ذکر میں کہتا ہے:۔

وھو قسطا بن لوقا البعلبکی . . . بارع فی علوم کثیرۃ . . . فصیحا باللغۃ الیونانیۃ[6]	اس کا نام قسطا بن لوقا بعلبکی ہے . . . بہت سے علوم میں کمال رکھتا ہے . . . یونانی زبان کا فصیح وادیب ہے۔

اسی طرح حنین بن اسحٰق کے متعلق لکھا ہے:۔

حنین بن اسحٰق العبادی . . . . فصیحا باللغۃ الیونانیۃ والسریانیۃ والعربیۃ دار البلاد فی جمع الکتب القدیمۃ ودخل بلد الروم	حنین بن اسحاق عبادی . . . . یونانی سریانی اور عربی زبانوں کا فصیح وادیب ہے۔ قدیم کتابوں کی تلاش میں بہت سے شہروں میں گھوما ہے ملک روم بھی گیا تھا۔ زیادہ تر ترجمے بھی انہی

۱؎ الفہرست ص۳۴۱ ۲؎ ایضاً ص۳۴۱ ۳؎ ایضاً ص۳۴۲ ۴؎ ایضاً ص۳۴۱-۳۴۲ ۵؎ ایضاً ص۳۴۲ ۶؎ ایضاً ص۳۴۱

وأكثر ينقوله لبنى موسى"[1]	کے واسطے کئے ۔

اسی طرح اس کے بیٹے اسحٰق بن حنین کے بارے میں لکھتا ہے :۔

"ابويعقوب اسحق بن حنين فى بجاراً بيه	ابو یعقوب اسحاق بن حنین فضل و کمال اور یونانی
فى الفضل وصحة النقل من اللغة	اور سریانی سے عربی میں صحیح ترجمہ کرنے کے معاملے
اليونانية والسريانية الى العربية"[2]	میں اپنے باپ کے نقشِ قدم پہ ہے ۔

اسی طرح ابن القفطی حنین بن اسحاق کے ذکر میں لکھتا ہے :۔

"حنين بن اسحاق الطبيب النصرانى	عیسائی طبیب حنین بن اسحاق ... حکمت کی
... فعد فى جملة المترجمين لكتب	کتابوں کا سریانی اور عربی میں ترجمہ کرنیوالوں
الحكمة واستخراجها الى السريانى	میں محسوب ہوتا تھا ۔ وہ یونانی زبان کا فصیح
والى العربى وكان فصيحاً فى اللسان	اور عربی زبان کا ادیب تھا ۔
اليونانى وفى اللسان العربى"[3]	

ابن القفطی اُس کی یونانی دانی کے بارے میں مزید لکھتا ہے :۔

"وتعلم لسان اليونانية باصله وكان	اُس نے براہ راست یونانی زبان سیکھی اور اس کے
جليلاً فى ترجمته"[4]	ترجمہ میں بڑا پایہ رکھتا تھا ۔

وہ یہ بھی لکھتا ہے کہ حنین نے باہر جا کر یونانی زبان کے علماء سے یونانی زبان سیکھی تھی اور اُس میں اتقان و احکام بہم پہنچایا تھا :۔

"قد دخل حنين الى بلاد الروم لاجل	حنین حکمت کی کتابوں کی تلاش میں روم
تحصيل كتب الحكمة وتوصل فى	کے شہروں میں گیا اور ان کتابوں کے
تحصيلها غاية امكانه واحكم	حصول میں انتہائی کوشش کی جب وہ
اليونانية عند دخوله الى تلك البلاد	اس نواح میں داخل ہوا تو اُس نے یونانی

---

[1] الفہرست ص۳۷۰ [2] ایضاً ص۳۷۱ [3] اخبار العلماء باخبار الحکماء ص۱۱۷-۱۱۸ [4] ایضاً ص۱۱۸ ۔

وحصل نفائس هٰذا العلم وعاد	زبان میں احکام و اتقان بہم پہنچایا اور اس
بها الی بنی موسیٰ ابن شاکر ورغبوه	علم کے جواہر پاروں کو حاصل کیا اور لوٹ کر
فی النقل من اللسان الیونانی	بنو موسیٰ بن شاکر کے ساتھ رہا۔ انھوں نے
الی العربی"[۵۱]	اُسے یونانی سے عربی میں ترجمہ کرنے کی ترغیب دی"

اسی طرح وہ اُس کے بیٹے اسحاق کی یونانی دانی کے بارے میں لکھتا ہے:۔

"اسحٰق بن حنین بن اسحٰق ...... فی	اسحاق بن حنین بن اسحاق ... فضل وکمال
منزلة ابیه فی الفضل وصحة النقل	اور یونانی و سریانی سے صحیح ترجمہ کرنے کے
من اللغة الیونانیة والسریانیة"[۵۲]	باب میں وہی مرتبہ سامی رکھتا ہے جو
	اس کے باپ کا تھا۔

اسی طرح وہ قسطا بن لوقا کے متعلق لکھتا ہے:۔

"قسطا بن لوقا البعلبکی ..... دخل	قسطا بن لوقا بعلبکی ..... روم کے شہروں
الی بلاد الروم وحصل من تصانیفهم	میں گیا اور ان کی بہت سی تصانیف حاصل
الکثیر وعاد الی الشام واستدعی	کیں پھر شام میں واپس آیا وہاں سے عراق
الی العراق لیترجم کتباً ویستخرجها	بلایا گیا تاکہ یونانی زبان سے عربی میں کتابوں
من لسان الیونانی الی لسان العرب	کا ترجمہ کرے۔ وہ یعقوب بن اسحاق الکندی
وعاصر یعقوب بن اسحٰق الکندی"[۵۳]	کا ہم عصر تھا۔

اسی عہد کا ایک اور مترجم حبیش بن الحسن الاعسم تھا جو حنین کے شاگردوں میں تھا ابن القفطی لکھتا ہے کہ وہ بھی یونانی سے عربی میں ترجمہ کیا کرتا تھا۔

"حبیش بن الحسن الاعسم	حبیش بن الحسن الاعسم ... حنین کے شاگرد
احد تلامیذ حنین والناقلین	میں تھا اور ان لوگوں میں تھا جو یونانی اور سریانی

[۵۱] اخبار العلماء باخبار الحکماء ص ۲۱۱ [۵۲] ایضاً ص ۵۷ [۵۳] ایضاً ص ۱۷۳

من الیونانی والسریانی الی العربی	سے عربی میں ترجمہ کیا کرتے تھے حنین اُس کی
وکان حنین یقدمہ ویعظمہ ویصفہ	بڑی عزت کرتا تھا۔ تعریف کرتا تھا اُس کے
ویرضی نقلہ وقیل من جملۃ سعادۃ	ترجموں کو پسند کرتا تھا اور اُسے اوروں پر
حنین صحبۃ حبیش لہ فان اکثر ما	ترجیح دیتا تھا۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ حنین کی خوش قسمتی
نقلہ حبیش نسب الی حنین [۱]	تھی کہ حبیش اُس کی صحبت میں رہتا تھا کیونکہ
	بہت سی کتابیں جنھیں حبیش نے ترجمہ کیا تھا
	حنین سے منسوب ہوگئیں۔

آگے چل کر اُس کی تصانیف کے ذکر میں کہتا ہے:۔

"لحبیش ھذا من التصانیف سویٰ	اس حبیش کی تصانیف میں سوائے اُن کتابوں
ما اخرجہ من الیونانی الی العربی [۲]	کے جن کا اُس نے یونانی سے عربی میں ترجمہ
	کیا تھا (حسب ذیل ہیں)

حنین کا ایک اور شاگرد عیسیٰ بن یحییٰ بھی یونانی سے براہِ راست عربی میں ترجمہ کیا کرتا تھا۔ ابن القفطی لکھتا ہے:۔

"عیسیٰ بن یحییٰ بن ابراھیم من	عیسیٰ بن یحییٰ بن ابراہیم حنین کے شاگردوں
تلامیذ حنین والناقلین المجیدین	میں سے تھا اور یونانی سے عربی میں عمدہ قسم
من الیونانی الی العربی [۳]	کا ترجمہ کرنے والوں میں سے تھا۔

لیکن یونانی جاننے والے مترجمین کی یونانی دانی کا تذکرہ زیادہ وضاحت کے ساتھ ابن ابی اصیبعہ نے کیا ہے۔ وہ حنین کے متعلق کہتا ہے کہ وہ یوحنا سے طب پڑھتا تھا ایک دن یوحنا نے اُسے طعن دیا جس سے حنین بددل ہو کر نکل کھڑا ہوا اور سب سے پہلے اسکندریہ جا کر یونانی علوم کی تحصیل یونانی زبان سیکھی۔

---

[۱] اخبار العلماء باخبار الحکماء ص ۱۲۲ [۲] ایضاً ص ۱۲۳ [۳] ایضاً ص ۱۷۳ ۔

وتعلم لسان اليونانيين بالاسكندرية	اُس نے اسکندریہ جاکر یونانیوں کی زبان سیکھی۔
وكان جليلاً في ترجمته وهو الذي	وہ اُس کے ترجمہ میں بڑا اونچا مقام رکھتا تھا۔
اوضح معاني كتب ابقراط وجالينوس	اُسی نے بقراط اور جالینوس کی کتابوں کے
ولخصها احسن تلخيص وكشف ما	معانی و مطالب کی وضاحت کی اور اُن کی
استغلق منها واوضح مشكلاتها۔[1]	کتابوں کا بڑی خوبی سے اختصار کیا۔ اُن کے
	مغلقات کو کھول کر بیان کیا اور اُن کی
	مشکلات کو واضح کیا۔

حنین نے یونانی میں وہ کمال بہم پہنچایا کہ جبرئیل بن بختیشوع اُس کی یونانی دانی سے متاثر ہوکر اسے "استاد" (ربن) کے لقب سے یاد کرتا تھا اور کہا کرتا تھا کہ اگر حنین زندہ رہا تو سرجیس راس عینی بھی جو یونانی سے سریانی میں ترجمہ کرنے والوں کا گل سرسبد ہے اُس کے سامنے ماند ہوکر رہ جائے گا۔

"فوالله لئن مد له في العمر ليفضحن	خدا کی قسم اگر اس کی عمر ہوئی تو یہ سرجیس کو
سرجس۔ وسرجس هذا الذي	بھی مات کردے گا۔ اور جس سرجیس کا جبرئیل
ذكره جبرئيل هو الراس عيني	نے ذکر کیا تھا وہ راس العین کا رہنے والا
وهو اول من نقل شيئاً من علوم الروم	تھا اور اس نے سب سے پہلے رومیوں کے
الى اللسان السرياني ۔ وليفضحن	علوم کو سریانی میں ترجمہ کیا تھا ۔ اور
غيره من المترجمين"۔[2]	سرجیس کے علاوہ دوسرے مترجمین کو بھی
	مات کردے گا۔

یوسف بن ابراہیم جو اس واقعہ کا راوی ہے کہتا ہے کہ جب جبرئیل بن بختیشوع نے حنین کی یہ تعریف کی تو اس نے مجھ سے کہا کہ یہ تو میں نے یونانی صرف و نحو کے ایک بحث "فاعلات"

[1] طبقات الاطباء لابن ابی اصیبعہ جلد اول ص ۱۸۹ [2] ایضاً ص ۱۸۷۔

پر رسالہ لکھا ہے جسے ابھی جبرئیل تک کو نہیں دکھایا اسے لیجاکر ذرا یوحنا کو دکھانا اور جب وہ تعریف کرنے لگے تو بتانا کہ یہ حنین کی تصنیف ہے چنانچہ وہ اُسے لیکر یوحنا کے پاس پہنچا اور جب یوحنا کو یہ حال معلوم ہوا تو عذر معذرت کے بعد حنین کو پھر ملا لیا :۔

فلما قرأ یوحنا تلک الفصول وھی	پس جب یوحنا نے ان فصوں کو پڑھا جنھیں
التی تسمیھا الیونانیون الفاعلات	یونانی "فاعلات کی بحث" سے موسوم کرتے
کثر تعجبہ وقال اتری المسیح اوحی	تھے تو اس کا حیرت و استعجاب بڑھ گیا اور
فی دھرنا ھذا الی احد فقلت	کہنے لگا کیا تمہارا خیال ہے کہ مسیح علیہ السّلام
لہ فی جواب قولہ ما اوحی فی ھذا	نے ہمارے زمانہ میں کسی پر وحی بھیجی ہے تو میں نے
الدھر ولا فی غیرہ الی احد	اس کے جواب میں کہا نہ اس زمانہ میں کسی پر
ولا کان المسیح الا احد من یوحی	وحی بھیجی نہ کسی اور زمانے میں اور مسیح علیہ السّلام
الیہ فقال لی دعنی من ھذا القول	تو صرف ان برگزیدہ انسانوں میں سے تھے
لیس ھذا الاخراج الا اخراج	جن پر وحی بھیجی گئی۔ یوحنا کہنے لگا اچھا اب
مؤید بروح القدس فقلت لہ	ان باتوں کو رہنے دو یہ صرف اسی شخص کی
ھذا اخراج حنین بن اسحٰق الذی	تصنیف ہے جسے روح القدس کی تائید حاصل
طردتہ من منزلک	ہو تو میں نے کہا یہ اُس حنین بن اسحاق کی
. . . .	تصنیف ہے جسے تم نے اپنے مکان سے
. . . .	نکالدیا تھا . . . .
فسألنی التلطف لاصلاح ما	اس کے بعد یوحنا نے مجھ سے درخواست کی کہ
بینھما[۱]	میں اُس کے اور حنین کے درمیان صلح کرادوں

اس کے بعد حنین نے یوحنا کے واسطے بہت سی یونانی زبان کی کتابوں کا سریانی اور عربی

[۱] طبقات الاطباء لابن ابی اصیبعہ جلد اول ص۱۸۳۔

میں ترجمہ کیا :-

ونقل حنین لابن ماسویہ کتبا	اور حنین نے یوحنا ابن ماسویہ کے واسطے بہت
کثیرۃ وخصوصاً من کتب جالینوس	سی کتابوں کا ترجمہ کیا بالخصوص جالینوس کی
بعضہا الی اللغۃ السریانیہ وبعضہا	کتابوں کا بعض کا سریانی زبان میں اور بعض
الی العربیہ وکان حنین اعلم اہل	کا عربی زبان میں اور حنین اپنے زمانہ کے لوگوں
زمانہ باللغۃ الیونانیہ والسریانیہ	میں سب سے زیادہ یونانی سریانی اور فارسی جاننے
والفارسیۃ ودرایۃ فیہم[۵]	والا اور ان زبانوں میں سمجھ بوجھ رکھنے والا تھا۔

حنین نے یونانی زبان میں یہ کمال بہم پہنچایا تھا کہ وہ تفریح کے وقت نہ سریانی کے اشعار گاتا تھا نہ عربی کے بلکہ ہومر کی ایلڈ اور اوڈیسے کے اشعار گنگنایا کرتا تھا جو یونانی ادبیاتِ عالیہ کے شاہکار ہیں۔ یوسف بن ابراہیم نے جب اُسے ابن الخصی کے مکان پر دیکھا تھا تو وہ ہومر کے اشعار پڑھ رہا تھا۔

"اذ بصرت بانسان لہ شعرۃ...	یکایک میں نے ایک شخص کو دیکھا جس کے لمبے
...وھو یتردد وینشد شعراً	لمبے بال تھے .... وہ ٹہل رہا تھا اور یونانی
بالرومیۃ لاومیرس رئیس شعراء	زبان میں ہومر کے اشعار گنگنا رہا تھا جو یونانی
الروم فشبہت نغمتہ بنغمۃ حنین	شعراء کا گل سرسبد ہے اس کا ترنم حنین کے
فہتفت بحنین فاستجاب لی[۶]	ترنم سے ملتا تھا تو میں نے حنین کہہ کر آواز
	دی اور اُس نے جواب دیا۔

یہی نہیں بلکہ حنین نے یونانی گرامر پر ایک کتاب لکھی تھی جس کا ابن الندیم، ابن القفطی اور ابن ابی اُصیبعہ سبھی نے ذکر کیا ہے یعنی

"کتاب احکام الاعراب علیٰ مذھب الیونانیین"

[۵] طبقات الاطباء لابن ابی اُصیبعہ جلد اول ص۱۸۵ [۶] ایضاً ص۱۸۵۔

غالباً مبحث "فاعلات" جسے حنین نے یوحنا کے پاس یوسف بن ابراہیم کے ہاتھ بھیجا تھا اس کا ایک جزو تھا۔ بہرحال یوحنا کی تحسین وستائش سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ کوئی معمولی کتاب نہیں تھی جسے ہر یونانی داں لکھ سکے بلکہ ایک ایسے عبقری کی تصنیف تھی جسے یونانی گرامر کی جزئیات پر علی وجہ الکمال بصیرت حاصل تھی۔ پھر حنین نے یہ کتاب محض اظہارِ قابلیت کے لئے نہیں لکھی تھی بلکہ مترجمین اور دیگر تعلیم یافتہ حضرات کو یونانی زبان سیکھنے کے لئے ایک یونانی گرامر درکار تھی اور حنین نے اس ضرورت کو پورا کیا۔ بالفاظِ دیگر اُس زمانہ میں یونانی جاننے والے اور سیکھنے والے اہلِ علم کی ایک کثیر تعداد موجود تھی۔

اسی طرح اسحاق بن حنین کے بارے میں ابن ابی اُصیبعہ لکھتا ہے:۔

اسحق بن حنین۔۔۔۔ کان یلحق	اسحاق بن حنین۔۔۔۔ فضل وکمال اور مختلف
بابیہ فی النقل وفی معرفتہ	زبانیں جاننے اور اُن میں فصاحت کے بارے
باللغات وفصاحتہ فیہا الا ان	میں وہ اپنے باپ کے مانند تھا۔ صرف اتنا فرق
نقلہ للکتب الطبیۃ قلیل جداً	ہے کہ اُس نے جو طب کی کتابیں ترجمہ کی ہیں
بالنسبۃ الی ما یوجد من کثرۃ نقلہ	ان کی تعداد اُس نے جو ارسطو کی فلسفہ کی
من کتب ارسطوطالیس فی الحکمۃ	کتابوں اور اُن کی شروح کو عربی میں ترجمہ
وشروحہا الی لغۃ العرب[۱]	کیا ہے ان کے مقابلے میں بہت کم ہے۔

اسی طرح قسطا بن لوقا کے متعلق ابن ابی اُصیبعہ لکھتا ہے:۔

"ونقل قسطا کتبا کثیرۃ من	اور قسطا نے یونانیوں کی بہت سی کتابوں کو
کتب الیونانیین الی اللغۃ العربیۃ	عربی زبان میں ترجمہ کیا وہ بہت عمدہ مترجم
وکان جید النقل فصیحاً باللسان	تھا یونانی سریانی اور عربی کا فصیح ادیب تھا
الیونانی والسریانی والعربی	اور اُس نے بہت سے ایسے ترجموں کی اصلاح

---

۱ طبقات الاطباء ابن ابی اُصیبعہ جلد اول ص[illegible]۔

...وضع نقوداً كثيرة واصله يونانى"[۵۱] کی جن کی اصل یونانی تھی۔

...قسطا نے یونانیوں کے مذہب کے متعلق بھی ایک مستقل کتاب "کتاب شرح مذہب الیونانیین" لکھی تھی۔

...ابن ابی اصیبعہ نے یونانی سے براہِ راست عربی میں ترجمہ کرنے والوں کے ضمن میں نظیف القس الرومی کے نام کی بھی تصریح کی ہے:۔

"نظیف القس الرومی کان جید اباللغات وكان ينقل من اليونانى الى العربى"[۵۲]	نظیف جو رومی پادری تھا۔ بہت سی زبانیں جانتا تھا اور یونانی سے عربی میں ترجمہ کیا کرتا تھا۔

ابن القفطی نے لکھا ہے کہ نظیف اور یوحنا القس دونوں نے یونانی زبان میں اقلیدس کا ایک منفرد نسخہ دیکھا تھا:۔

"وذکر یوحنا القس انه رای الشکل الذی ادعاه ثابت فی المقالة الاولى وزعم ان له فی الیونانی وذکر نظیف انه اراه ایاه"[۵۳]	قیس یوحنا نے ذکر کیا ہے کہ اس نے وہ شکل دیکھی تھی جس کے لئے ثابت بن قرہ نے دعویٰ کیا ہے کہ وہ اقلیدس کے مقالۂ اولیٰ میں ہے اور گمان کیا کہ اس کی اصل یونانی میں موجود ہے اور نظیف نے ذکر کیا ہے کہ اس نے اسے وہ شکل دکھائی تھی۔

ابن ندیم بھی کتاب الفہرست میں لکھتا ہے کہ یوحنا القس یونانی سے عربی میں ترجمہ کیا کرتا تھا:۔

"یوحنا القس ... ممن کان یقرء علیه کتاب اقلیدس وغیره من کتب الهندسه وله نقل من الیونانی وكان فاضلاً"[۵۴]	یوحنا پادری ... اُن لوگوں میں سے تھا جن سے طالب علم اقلیدس وغیرہ ہندسہ کی کتابیں پڑھتے تھے اس نے یونانی سے ترجمہ کیا اور اپنے عہد کا فاضل تھا

[۵۱] طبقات الاطباء لابن ابی اصیبعہ جلد اول ص۲۴۴ [۵۲] ایضاً ص۲۳۸ [۵۳] اخبار العلماء باخبار الحکماء ص۴۴ [۵۴] الفہرست ص۲۴۵

یہاں ایک دلچسپ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا مترجمین عہد اسلام میں یونانی جاننے والے صرف عیسائی ہی تھے یا مسلمان بھی تھے۔ اس کے جواب کے لئے ہمیں تاریخ کا امعانِ نظر سے مطالعہ کرنا ہوگا۔ اس کے بعد معلوم ہوگا کہ مسلمان بھی یونانی جانتے تھے بلکہ علوم حکمیہ میں تبحر کے لئے حتی کہ تثقیف ذہنی کے لئے یونانی جاننا ضروری تھا۔ اس موخر الذکر امر کی تائید میں ہمیں ابن الخصی کا واقعہ ملتا ہے جو ہارون الرشید کی ایک کنیز خرشی کا بھانجا تھا خرشی نے اپنی بہن کی شادی ہارون کی اجازت کے بغیر کردی تھی۔ جب ہارون کو معلوم ہوا تو بہت ناراض ہوا اور اس کے ایما سے سلام الدبرش نے خرشی کی بہن کے شوہر کو خصی کر دیا مگر خرشی کی بہن کو اس سے پہلے ہی حمل رہ چکا تھا اور کچھ دنوں میں اُس کے لڑکا (اسحاق بن الخصی) پیدا ہوا۔ ہارون طوس کے سفر پر گیا جہاں اُس نے وفات پائی۔ ابن الخصی کو خرشی نے گود لے لیا اور اُسے دیگر علوم کے ساتھ یونانی آداب نیز یونانی زبان کی تعلیم دلائی۔ ابن ابی اصیبعہ لکھتا ہے:-

"فتبنت خرشی ذلک الغلام	پس خرشی نے اُسے متبنٰی کر لیا اور اُسے
وادبته بآداب الروم وقراءة	رومیوں کے آداب کی تعلیم دی اور اُن کی
کتبهم فتعلم اللسان الیونانی"[۱]	کتابوں کی تعلیم دی۔ پس اُس نے (اسحٰق بن خصی نے) یونانی زبان سیکھی۔

غرض یہ اُس زمانہ کا طریق تعلیم تھا۔ کندی بھی ایک امیر کبیر کا بیٹا تھا ظاہر ہے اور امراء کے بیٹوں کی طرح اُس کی بھی تعلیم ہوئی ہوگی۔ ابن ابی اُصیبعہ ابن جلجل سے نقل کرتا ہے:-

"ان یعقوب بن اسحٰق الکندی	یعقوب بن اسحاق الکندی شریف خاندان بصرے
شریف الاصل بصری کان جدہ	کا رہنے والا تھا اُس کا دادا بنی ہاشم کی جاگیر
ولی الولایات لبنی هاشم ونزل	کا متولی تھا اور بصرے میں رہتا تھا اور وہیں
البصرة وضیعته هنالک وانتقل	اُس کی جائداد تھی کندی بعد از منتقل ہو گیا تھا

[۱] طبقات الاطباء ابن ابی اصیبعہ جلد اول ص ۱۹۵۔

الی بغداد ادبه هناك تادب وكان	وہیں اُسے ادب کی تعلیم ملی اور وہ طب، فلسفہ،
عالما بالطب والفلسفة وعلم الحساب	علم الحساب، منطق، موسیقی، ہندسہ، نظریہ
والمنطق وتاليف اللحون والهندسة	اعداد اور علم نجوم کا عالم تھا۔ اُس کے سوا
وطبائع الاعداد وعلم النجوم ولم	مسلمانوں میں کوئی فلسفی نہیں ہوا۔۔۔
يكن في الاسلام فيلسوف غيره...	اُس نے فلسفہ کی بہت سی کتابوں کا ترجمہ
...وترجم من كتب الفلسفة الكثير[۵]	کیا۔

اور چونکہ وقت کے مروجہ طریقِ تعلیم میں یونانی کی تعلیم بھی شامل تھی لہذا کندی نے یونانی بھی سیکھی ہوگی جس کا ثبوت ان متعدد کتابوں کے ترجمہ یا تالیف سے ملتا ہے جو اُس نے ریاضی و ہندسہ میں لکھیں اور جن کی اصل سریانی میں نہیں تھی اور نہ سریانی میں اس سے پہلے اُن کا ترجمہ ہوا تھا۔ مثلاً

۱۔ رسالہ فی اصلاح کتب اقلیدس (جو یقیناً یونانی سے عربی میں اقلیدس کے ترجمہ کی اصلاح تھی۔ اسی طرح)

۲۔ رسالہ فی اصلاح المقالۃ الرابعۃ عشر والخامسۃ عشر من کتاب اقلیدس۔

۳۔ رسالہ فی المعطیات (جو یقیناً اقلیدس کی یونانی کتاب DATA کا ترجمہ یا آزاد ترجمہ تھا)

۴۔ رسالہ فی ظاہریات الفلک (جو اسی طرح اقلیدس کی یونانی کتاب PHEENOMENA کا ترجمہ یا آزاد ترجمہ تھا)

۵۔ رسالہ فی المساکن (جو اسی طرح ثاؤذوسیوس کی یونانی کتاب ON HABITATION کا ترجمہ یا آزاد ترجمہ تھا۔)

۶۔ رسالہ الی احمد فی اختلاف مواضع المساکن من کرۃ الارض وہذہ الرسالہ مخرجہا کتاب المساکن لثاؤذوسیوس

---

۵ طبقات الاطباء لابن ابی اُصیبعہ جلد اول ص ۲۰۶ ۔

۷۔ رسالہ فی تصحیح قول البتقلاؤس فی المطالع (جو البتقلاؤس کی یونانی کتاب المطالع کی اصلاح تھی)

۸۔ رسالہ فی صناعۃ بطلیموس الفلکیہ۔

۹۔ رسالہ فی الابانہ عن قول بطلیموس فی اول کتابہ فی المجسطی عن قول ارسطوطالیس فی انالوطیقا۔ وغیرہ وغیرہ۔

اگر مزید تفحص کیا جائے تو اور بھی مسلمان فضلاء مل جائیں گے جو یونانی میں دستگاہِ عالی رکھتے تھے میں اُن مسلمان باکمالوں کا نام نظر انداز کر رہا ہوں جو یونانی علوم (علوم الاوائل) میں پایۂ سامی رکھتے تھے کیونکہ اُن کے بارے میں کہا جاسکتا ہے کہ وہ یونانی افکار سے عربی یا سریانی تراجم کی وساطت سے واقف ہوں گے۔ بہرحال صدرِ اسلام میں یونانی جاننے والے فضلاء کثیر تعداد میں موجود تھے بلکہ بعض علم دوست امراء تو صرف یونانی کتابوں ہی کے ترجمے کراتے تھے۔ اُن میں سب سے مشہور بنو موسیٰ کا خاندان تھا جو خود بھی ریاضی و ہندسہ میں عدیم القرین و فقید المثال تھا۔ وہ ریاضی و ہندسہ کی کتابوں کا یونانی سے خاص طور پر ترجمہ کراتا تھا۔ اُنھوں نے ہلال بن ابی ہلال الحمصی اور ثابت بن قرہ سے اَبلونیوس کی کتاب المخروطات کا عربی میں ترجمہ کرایا۔ یہ بھی واضح رہے کہ کتاب المخروطات کا ترجمہ بنو موسیٰ ہی کی نگرانی میں ہوا۔ ظاہر ہے کہ اگر وہ خود یونانی زبان سے واقف نہ ہوں گے تو اس عظیم الشان ترجمہ کی نگرانی کے فرائض کس طرح انجام دیتے ہوں گے۔ وہ خود یونانی زبان اور فن مخروطات سے واقف تھے جس کا ثبوت اُن کا مقدمہ ہے جو اُنھوں نے کتاب المخروطات پر لکھا نیز شکل بنی موسیٰ جو مخروطات میں مشہور ہے اور جس پر آگے چل کر ابن الہیثم نے تبصرہ لکھا۔

دوسرا مشہور علم دوست ابراہیم بن محمد بن موسیٰ الکاتب تھا جسے یونانی سے عربی میں ترجمہ کرانے کا شوق تھا۔ ابن ابی اُصیبعہ لکھتا ہے:۔

ابراہیم بن محمد بن موسیٰ الکاتب	ابراہیم بن محمد بن موسیٰ کاتب۔ آپ سے عربی زبان
وکان حریصاً علی نقل کتب الیونانیین	میں یونانی کتابوں کا ترجمہ کرنے کا بہت

الی لغۃ العرب ومشتملہ علی اهل العلم	زیادہ شوق تھا۔ اہل علم پر بہت زیادہ نوازش
والفضل وعلی النقلہ الخاصۃ[1]	کرتا تھا۔ خاص طور سے مترجمین پر۔

اسی طرح محمد بن عبد الملک الزیات نے مشاہیر مترجمین سے یونانی زبان کی کتابیں عربی میں ترجمہ کرائیں۔ ابن ابی اُصیبعہ لکھتا ہے:۔

محمد بن عبد الملک الزیات وکان	محمد بن عبد الملک الزیات۔ مترجمین اور
یقارب عطاؤہ للنقلۃ والنساخ	کاتبوں پر اُس کی ماہانہ بخشش کا اوسط دو ہزار
فی کل شہر الفے دینار ونقل	تھا۔ اُس کے نام سے بہت سی کتابیں ترجمہ
باسمہ کتب عدۃ وکان ایضاً	ہوئیں (اور معنون ہوئیں) وہ ان لوگوں میں
ممن نقلت لہ الکتب الیونانیہ	سے تھا جن کے واسطے یونانی زبان کی کتابیں
وترجمت باسمہ جماعۃ من اکابر	ترجمہ ہوئیں۔ اُس کے نام سے مشاہیر اطباء
الاطباء مثل یوحنا بن ماسویہ ..."[2]	مثلاً یوحنا بن ماسویہ ... وغیرہ نے کتابیں ترجمہ کیں۔

یہ تیسری صدی کے اکابر فضلاء کا تذکرہ ہے جو یونانی زبان میں دستگاہ عالی رکھتے تھے لیکن اس کے بعد بھی یونانی جاننے کا مسلمانوں میں چرچا رہا بالخصوص اُن باکمالوں میں جو ریاضی وہیئت سے دلچسپی رکھتے تھے مثلاً البتانی، عبد الرحمٰن الصوفی، الفضل بن حاتم النیریزی، ابو عبد اللہ محمد بن عیسیٰ الماہانی، ابو الحسن علی بن احمد النسوی، ابو سہل یحییٰ بن رستم الکوہی، ابو الفضل احمد بن ابی سعید البروعی، ابو نصر منصور بن عراق، ابو ریحان البیرونی یہی نہیں بلکہ ابو ریحان البیرونی نے کتاب الہند میں افلاطون کی مشہور کتاب "طیماؤس" (TIMAEUS) کے جو اقتباسات دیئے ہیں اُن سے اندازہ ہوتا ہے کہ اُس کے پیش نظر طیماؤس کی یونانی اصل تھی چنانچہ "کتاب الہند" کے اڈیٹر ڈاکٹر سخاؤ نے اپنی تعلیقات میں ان اقتباسات کا یونانی اصل سے مقابلہ کیا ہے اور بہت کم فرق پایا ہے۔

اسی طرح فارابی بھی یونانی زبان سے اچھی طرح واقف تھا اس کا ثبوت اس کی تصانیف کی

---

[1] طبقات الاطباء لابن ابی اصیبعہ جلد اول صفحہ ۲۰۵ [2] ایضاً صفحہ ۲۰۶۔

داخلی شہادتوں کے علاوہ اس بات سے بھی ملتا ہے کہ اس سے پہلے صرف ارسطا طالیسی منطق کی پہلی تین کتابوں کا سریانی یا عربی میں ترجمہ ہوا تھا۔ فارابی نے یوحنا بن میلان سے "کتاب البرہان" بھی پڑھی جو یقیناً سریانی میں ترجمہ نہیں ہوئی تھی اور نہ عربی میں ترجمہ ہوئی تھی۔ ظاہر ہے یہ نسخہ یونانی ہی میں ہوگا۔ یہی نہیں بلکہ اُس نے اس پر (اور اسی طرح ارسطا طالیسی منطق کی دوسری کتابوں پر) شرح بھی لکھی جس کے لئے اس نے مواد صرف یونانی کتابوں ہی سے حاصل کیا ہوگا کیونکہ سریانی میں آخری پانچ کتابوں (ابودیقیطقا سے ابوطبقاتک) کی شرح تو درکنار متون بھی ترجمہ نہیں ہوئے تھے۔ فارابی کی یونانی دانی کے بارے میں ایک مصری مصنف عباس محمود عقاد کا استدلال حسب ذیل ہے

"ابن خلکان کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ فارابی پچاس ساٹھ زبانیں جانتا تھا اس قول میں کچھ زیادہ مبالغہ نہیں معلوم ہوتا ...... یونانی زبان پر بھی اسے اتنی قدرت تھی کہ وہ براہ راست اس زبان کے لٹریچر کا مطالعہ کر لیتا تھا، اس کا ثبوت اس بات سے مل سکتا ہے کہ جب وہ کسی عربی راگ یا نغمہ کا ذکر کرتا ہے تو ساتھ ہی ساتھ وہ اس کے یونانی مترادف کا بھی ذکر کر دیتا ہے۔ اگر یونانی زبان پر اسے غیر معمولی قدرت نہ ہوتی تو اس کمال کا مقابلہ کرنا اس کے لئے آسان نہیں تھا۔ واقعہ یہ ہے کہ وہ یونانی زبان سے پورے طور پر واقف تھا"[۱]

شیخ کے متعلق تو یونانی جاننے کی کوئی تصریح نہیں ملی لیکن اس کے معاصر ابوالفرج بن الطیب کے متعلق بیہقی نے لکھا ہے کہ وہ یونانی جانتا تھا

"الفیلسوف ابوالفرج بن الطیب الجاثلیق۔ کان الشیخ ابوعلی یذمہ ویہجن تصانیفہ.... کان عالماً باللغۃ الرومیۃ والیونانیۃ"[۲]

ترجمہ: فلسفی ابوالفرج بن الطیب ابی تلیق ... شیخ بوعلی سینا اُسکی مذمت کیا کرتا تھا اور اسکی تصانیف کی برائی کیا کرتا تھا .... ابوالفرج رومی اور یونانی"

اندریں حالات اس خیال کے ساتھ اتفاق نہیں کیا جا سکتا کہ "یونانی کے جاننے والے علماء کا تذکرہ شاید نظر سے نہیں گذرا"

ایسا اندیشہ ہوتا ہے کہ یہ خیال اسلامی ثقافت کے ان اہم ماخذ ... کے ... مطالعہ ... کے بجائے مستشرقین کے ادعائی فیصلوں پر غیر مشروط اعتماد کر کے قائم کیا گیا ہے۔

سلہ فارا[بی] ... رئیس، محمو[د] ...
سلہ تتمۃ ... البیہقی ...